Regd. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹر نمبر ایل ۵۲۵۴

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

159

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل لاہور

تار کا پتہ :۔ ڈیلی الفضل لاہور

فی پرچہ ۲ آنہ

یوم :۔ جمعہ ۲۲ ربیع الاول ۱۳۷۴ھ

جلد ۸/۴۳ * ۱۹ نبوت ۱۳۳۳ ش * ۱۹ نومبر ۱۹۵۴ء * نمبر ۲۰۴

نہر سویز کا پٹہ ختم ہونے کے بعد نہر مصر کی ملکیت ہو جائیگی

مصر کے وزیر اعظم کرنل ناصر کا بیان

قاہرہ ۱۸ نومبر۔ مصر کے وزیر اعظم کرنل ناصر نے جو اب ملک کے قائم مقام سربراہ اور انقلابی کونسل کے صدر بھی ہیں کہا ہے کہ نہر سویز کے موجودہ پٹہ کی مدت ختم ہونے کے بعد نہر مصر کی ملکیت ہو جائے گی۔ یہ نہر اس وقت ایک بین الاقوامی کمپنی کی ملکیت میں ہے۔ اور اس کا پٹہ ۱۹۶۸ء میں ختم ہو جائے گا۔ کرنل ناصر نے اس کا جواب دینے سے [illegible] سے انکار کر دیا کہ مصر پٹہ کی میعاد ختم ہونے سے پہلے ہی نہر پر قبضہ حاصل کرنے کی کوشش کرے گا۔

* نئی دہلی ۔ ۱۸ نومبر۔ آج ہندوستانی پارلیمنٹ میں ایک وزیر نے اس امر کا اعتراف کر لیا کہ لیاقت نہرو معاہدہ ہونے کے بعد سے اب تک پانچ لاکھ ستر ہزار سے زیادہ مسلمان کھوکھرا پار کے راستہ ہندوستان سے پاکستان جا چکے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت

ربوہ ۱۸ نومبر۔ مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت خراب ہی ہے۔ احباب جماعت اپنے پیارے امام کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

مرکزی حکومت نے پنجاب کیلئے ڈیڑھ کروڑ روپے بطور امداد منظور کئے ہیں

یہ روپیہ صوبائی حکومت امدادی کاموں اور نہروں، سڑکوں اور کنوؤں کی مرمت پر صرف کریگی

کراچی ۱۸ نومبر۔ مرکزی حکومت نے پنجاب کے سیلاب زدہ علاقوں میں امدادی کاموں کے لئے ڈیڑھ کروڑ روپے بطور امداد منظور کئے ہیں۔ صوبائی حکومت اس روپے سے ضرورتمند لوگوں کو مالی امداد دے سکیگی۔ انہیں مفت کپڑا اور غلہ مہیا کر سکے گی۔ اور انہیں طبی امداد دے سکے گی۔ نیز وہ نہروں اور سڑکوں کی مرمت اور کنوؤں کی صفائی بھی کر سکے گی۔

مقبوضہ کشمیر میں دہشت انگیزی اور مطلق العنانی کا دور دورہ ہے

پرجا سوشلسٹ لیڈروں کا بخشی غلام محمد پر الزام

نئی دہلی ۱۸ نومبر۔ ہندوستان کی پرجا سوشلسٹ پارٹی کے لیڈر مسٹر اشوک مہتہ نے آج نئی دہلی میں ایک عام جلسے سے خطاب کرتے ہوئے مقبوضہ کشمیر کی موجودہ صورت حال کا خاکہ پیش کیا۔ انہوں نے کہا۔ وہاں شہری آزادیاں کچل دی گئی ہیں اور مطلق العنانی کا دور دورہ ہے۔ ریاست میں غنڈہ گردی پھیلی ہوئی ہے۔ بخشی حکومت وہاں کے باشندوں کو نفسیاتی طور پر دہشت زدہ بنانے کی کوشش کر رہی ہے۔ پرجا سوشلسٹ پارٹی کے صدر اچاریہ کرپلانی نے کہا کہ ریاست کے باشندوں کو آزادی حاصل ہونی چاہیئے۔ کہ وہ ہندوستان اور پاکستان میں سے جس میں شامل ہونا چاہیں ہو جائیں۔ دیگر مقررین نے شیخ محمد عبد اللہ کی رہائی۔ اور ان پر کھلی عدالت میں مقدمہ چلانے کی اپیل کی۔ انہوں نے کہا بخشی غلام محمد کو اگر عوام کی حمایت کا دعوےٰ ہے۔ تو انہیں شیخ عبد اللہ کی رہائی سے خوفزدہ نہ ہونا چاہیئے۔ ادھر ہندوستانی پارلیمنٹ کے دو ممبروں اور "کشمیر کا جھگڑا ختم کرو" کمیٹی نے زور دیا ہے کہ بخشی حکومت کو برخاست کر دیا جائے انہوں نے صدر ریاست کو ایک پیغام بھیجا ہے کہ پرجا سوشلسٹ لیڈر مسٹر اشوک مہتہ اور ان کے چالیس ساتھیوں پر ۴۴ [illegible]

گورنر جنرل وزیر داخلہ کے ہمراہ ڈھاکہ سے

کراچی واپس پہونچ گئے

کراچی ۱۸ نومبر۔ گورنر جنرل مسٹر غلام محمد آج تیسرے پہر ڈھاکہ سے کراچی پہنچ گئے۔ وزیر داخلہ میجر جنرل سکندر مرزا بھی ان کے ساتھ واپس آئے ہیں۔ جس ہوائی جہاز میں یہ دونوں سفر کر رہے تھے۔ چونکہ راستہ میں اس کی رفتار ہموار اور یکساں نہیں رہی اس لئے دونوں کی طبیعت خراب تھی اور وہ ہوائی اڈہ پر اخبار نویسوں سے باتیں نہ کر سکے۔ ڈھاکہ سے روانگی سے پہلے تیج گاؤں کے ہوائی اڈہ پر گورنر جنرل نے اخباری نمائندوں سے کہا کہ مجھے اس بات سے خوشی ہوئی کہ میں نے ملک کے استحکام کی خاطر پچھلے دنوں جو کارروائی کی تھی۔ مشرقی پاکستان کے باشندوں نے اس کا خیر مقدم کیا ہے یہاں کے لوگ ملک کے وفادار ہیں اور وہ پاکستان کی بھلائی اور خیر خواہی چاہتے ہیں۔ گورنر جنرل نے مشرقی بنگال کے اخبارات کی تعریف بھی کی۔ آپ نے کہا کہ اس موقعہ پر انہوں نے ٹھیک روش اختیار کی۔ اور اگر وہ سچائی اور خلوص سے کام کرتے رہیں۔ تو وہ ملک کے لئے بہت مفید ثابت ہو سکتے ہیں آپ نے مشرقی بنگال میں اپنے دوران قیام میں مختلف سیاسی لیڈروں، اقلیتی نمائندوں اور بڑے بڑے فوجی اور غیر فوجی افسروں سے بات چیت کی۔

ایٹمی طاقت کے پُرامن استعمال کے متعلق قرارداد

نیویارک ۱۸ نومبر آج اقوام متحدہ کی خاص سیاسی کمیٹی میں مغربی طاقتوں کی طرف سے ایٹمی طاقت کو پرامن مقاصد کے لئے استعمال کرنے کے متعلق ایک ترمیم شدہ قرارداد پیش کر دی گئی۔ اس قرارداد کے محرکین میں امریکہ۔ برطانیہ۔ اور کینیڈا کے نمائندے بھی تھے۔ بعد میں اقوام متحدہ میں امریکی نمائندے مسٹر کیبٹ لاج نے امید ظاہر کی کہ روس بھی اس قرارداد کو منظور کرلے گا۔ یہ قرارداد روسی نمائندے مسٹر وشنسکی کو بھیجدی گئی۔ مسٹر وشنسکی ابھی تک ماسکو سے ہدایات کا انتظار کر رہے ہیں۔

اٹھائیس ۲۸ مفرورین نے اطاعت قبول کرلی

پشاور ۱۸ نومبر۔ وزیری قبیلے اور مقامی مفرورین کے اٹھائیس اور آدمی بنوں پہونچ گئے۔ فقیر ایپی کے نائب جانشین خلیفہ مہر دل نے انہیں پیغام بھیجا تھا کہ وہ حکومت کی اطاعت قبول کرلیں۔

پنجاب مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کا اجلاس

لاہور ۱۸ نومبر۔ پنجاب مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کا ایک ہنگامی اجلاس ہفتہ کے روز اسمبلی چیمبر میں منعقد ہوگا۔ جس میں ان گیارہ بلوں پر غور و خوض کیا جائیگا جو پنجاب اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں پیش کئے جائیں گے۔

پنجاب میں امداد باہمی کی انجمنیں

لاہور ۱۸ نومبر۔ پنجاب کے محکمہ امداد باہمی کی ترقیاتی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ گذشتہ ماہ ستمبر کے دوران میں صوبہ میں امداد باہمی کی انیس نئی انجمنیں قائم کی گئی ہیں۔

جاپان کی طاقت کو بحال کیا جائے

نیویارک ۱۸ نومبر۔ امریکہ کے نائب وزیر دفاع نے کہا ہے کہ کمیونسٹ چین کے مقابلے میں توازن قائم رکھنے کے لئے جاپان کی طاقت کو بحال کرنا چاہیئے۔ انہوں نے نیویارک میں ایک جلسے میں تقریر کرتے ہوئے اپیل کی کہ جاپان کی تجارت پر سے پابندیاں ختم کی جائیں تاکہ وہ اپنی اقتصادی حالت بہتر بنا کر کمیونسٹوں کا اچھی طرح مقابلہ کر سکے۔

انڈونیشی کابینہ کے خلاف قرارداد عدم اعتماد

جکارتا ۱۸ نومبر۔ جکارتا سے ایک خبر رساں ایجنسی نے خبر دی ہے کہ انڈونیشیا کی کئی مخالف پارٹیوں نے وزیر اعظم علی ساسترو امیجوجو کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پیش کرنے کا فیصلہ کیا ہے پچھلے دنوں انڈونیشی کابینہ کے تین وزیروں کے مستعفی ہونے کے بعد کابینہ میں ردوبدل کیا گیا تھا۔

مراکش میں ہڑتال

رباط ۱۸ نومبر۔ الجزائر کے قوم پرستوں کی اپیل پر آج تمام مراکش میں ہڑتال رہی۔ گو عام طور پر امن رہا۔ لیکن ایک جگہ دیوالیہ جلنے کا واقعہ پیش آیا۔

[illegible] ریاست میں جو حملہ کیا گیا تھا۔ اس کا منصوبہ بخشی کابینہ کے ایک جلسے میں بنایا گیا تھا۔ پیغام میں کہا گیا ہے کہ بخشی محمد کا غنڈوں سے گٹھ جوڑ ہے اور ان کی حکومت پر کمیونسٹ چھائے ہوئے ہیں۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر :۔ روشن دین تنویر

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ

مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر کو بمقام ربوہ منعقد ہوگا

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر (بروز اتوار۔ سوموار اور منگل) مرکز سلسلہ ربوہ میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالےٰ

احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں جلسہ میں شریک ہونے اور اس کی برکات سے مستفید ہونے کی کوشش فرمائیں۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ)

سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے مبارک جلسے

فتح پور ضلع گجرات

مورخہ ۹/۱۱/۵۴ کو مسجد احمدیہ میں جلسہ منعقد ہوا۔ غیر احمدی معززین شریک جلسہ ہوئے۔ اور انہوں نے تقاریر بھی کیں۔ تلاوت و نظم کے بعد سید منظور حسین صاحب اور چوہدری اشتیاق احمد صاحب نے آنحضرت کے اوصاف حمیدہ بیان فرمائے۔ پھر حاجی فضل احمد صاحب نے اپنی محبت کا اظہار اپنے اشعار میں پیش کیا۔ مرزا عبدالحق صاحب مولوی فاضل نے فریضہ علم کے موضوع پر تقریر کی۔ پھر مرزا محمد سلیم صاحب اختر نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چند سنہری کارنامے پیش کئے۔ آخر پر مرزا محمد حسین صاحب نے آنحضرتؐ کی افضلیت ثابت کرنے کے بعد کثرت سے درود شریف کے پڑھے جانے پر زور دیا۔ (پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ فتح پور۔ گجرات)

ہڈیارہ

جماعت احمدیہ ہڈیارہ ضلع لاہور کے زیر اہتمام "جلسہ سیرۃ النبیؐ" مورخہ ۱۳/۱۱/۵۴ کو منعقد کیا گیا۔ تلاوت اور نظم کے بعد خاکسار نے جلسہ کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔ اس کے بعد بابو سوہنا غلام نبی صاحب، بابو ظفر الحق صاحب صدر بیدار، حمید احمد صاحب اور آخر پر صاحب صدر چوہدری عبدالغنی صاحب سندھو نے بچپن سے جوانی اور جوانی سے بڑھاپے تک حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی تقریباً دو گھنٹے میں جلسہ کی کارروائی دعا کے بعد اختتام پذیر ہوئی۔ فالحمدللہ علی ذالک (صدر جماعت احمدیہ ہڈیارہ ضلع لاہور)

جستو کے تحصیل گجرات

زیر صدارت مولوی محمد حسین صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ایمان اللہ تعالےٰ کی ذات پر کیا تھا کے موضوع پر خاکسار نے تقریر کی۔ امیر جماعت احمدیہ مولوی امام الدین صاحب نے ثابت فرمایا کہ آنحضرت صلعم واقعی محمدؐ کے نام کے مستحق تھے۔

سیکرٹری تبلیغ سابق دیہاتی مبلغ بمقام جستو کے ضلع گجرات

خوشاب

مورخہ ۹/۱۱/۵۴ کو مسجد احمدیہ میں سیرۃ النبی کا جلسہ ہوا۔ خاکسار نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔ اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ عبدالحفیظ صاحب نے بھی ایک تقریر پڑھ کر سنائی (سیکرٹری تعلیم و تربیت جماعت احمدیہ خوشاب)

چک ۳۵ جنوبی سرگودھا

جماعت احمدیہ چک ۳۵ جنوبی سرگودھا کے زیر اہتمام جلسہ سیرۃ النبیؐ صلی اللہ علیہ وسلم منایا گیا۔ اور حضور علیہ السلام کی حیات طیبہ پر تقاریر ہوئیں۔ (پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۳۵ جنوبی سرگودھا)

کہیں آب کوثر کے خم بٹ رہے ہیں

جگر خوں ہوئے ہیں کہ دل پھٹ رہے ہیں
بڑی آزمائش کے دن کٹ رہے ہیں

ہرے بھی ہوئے کھیت آب رواں سے
بہت ہیں جو چوپٹ کے چوپٹ رہے ہیں

ہمیں عزم و ہمت کی دولت ملی ہے
نہ مایوس ہوں گے نہ دل گھٹ رہے ہیں

کہیں عشق نے بیکراں بحر چیرے
وفاؤں سے کوہ گراں کٹ رہے ہیں

بگولے اٹھے آندھیاں ہم پہ آئیں
کبھی تم نے دیکھا ہمیں ہٹ رہے ہیں

مرے ساتھ تشنہ لبو چل کے دیکھو
کہیں آب کوثر کے خم بٹ رہے ہیں

کہاں تک سناؤ گے ناصح دلاں کو
جو سن کر بھی اپنی کہی رٹ رہے ہیں

عبدالمنان ناہید

پاکستان ایرفورس میں کمیشن

تفصیل کے لئے نزدیک ترین آر۔ پی۔ اے۔ ایف۔ ریکروٹنگ افسر کو ملیں

جی ڈی (پائلٹ) برانچ۔ شرائط: غیر شادی شدہ۔ عمر یکم مئی ۵۵ء کو ۱۷ تا ۲۱۔ انٹرمیڈیٹ یا سینئر کیمبرج یا میٹرک سیکنڈ ڈویژن (سائنس والا)۔

ایس ڈی (ایجوکیشنل) برانچ۔ شرائط: عمر یکم مئی ۵۵ء کو ۲۱ تا ۳۰۔ فرسٹ یا سیکنڈ ڈویژن ایم۔ ایس۔ سی (فزکس) یا ایم اے (انگلش) یا بی۔ ایس۔ سی (مکینیکل انجینئرنگ) یا بی ایس سی الیکٹریکل انجینئرنگ) پڑھانے کے تجربہ والے کو ترجیح۔

دفاتر آر پی اے ایف ریکروٹنگ افسران: کراچی۔ لاہور۔ راولپنڈی پشاور چھاؤنی کوئٹہ ڈھاکہ خود ملیں۔ تحریری درخواست کی ضرورت نہیں (سول لاہور ۱۴/۱۱/۵۴)

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

ولادت

مورخہ ۱۴/۱۱/۵۴ بروز اتوار خداوند تعالےٰ نے مجھے دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ خداوند تعالےٰ عزیز کو تندرستی کے ساتھ لمبی عمر سے نوازے۔ اور نیک، خادم دین بنائے آمین ثم آمین۔ (محمد طفیل ولد دین محمد موگا حال اوکاڑا)

درخواست دعا: میری بیوی سیدہ جمیلہ خاتون بیمار ہیں۔ ان کے پیٹ کا اپریشن عنقریب راولپنڈی میں ہونے والا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اپریشن کامیاب ہو۔ اور اللہ تعالےٰ صحت کے ساتھ ان کی عمر دراز کرے۔ (سید غلام حسین شاہ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بھلوال ضلع سرگودھا)

روزنامہ الفضل لاہور

مورخہ ۱۹ نومبر ۱۹۵۴ء

165

مسلمانوں کی خانہ جنگی

اقوام متحدہ کے تعلیمی سائنسی اور ثقافتی ادارے میں پاکستانی وفد کے قائد ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی نے اسلامی کلچر کے متعلق ان غلط فہمیوں کے دور کرنے کی پرزور اپیل کی۔ جو جنگ ہائے صلیبی اور دیگر جنگوں کی وجہ سے مغربی دنیا میں پیدا ہوئی ہیں۔ آپ نے یونیسکو سے استدعا کی۔ کہ وہ اسلامی تمدن اور اسلامی ثقافت کے اصل خاکہ کو ایک مؤثر رنگ میں دنیا کے سامنے پیش کرے۔

چونکہ یونیسکو کے ذمہ دنیا کی مختلف ثقافتوں اور تمدنوں کے درمیان ایک خوش آئند توازن اور مفاہمت پیدا کرنے کے فرائض ہیں۔ اس لحاظ سے ڈاکٹر قریشی کی اس سے یہ استدعا غیر متوقع اور بے محل نہیں سمجھی جا سکتی۔ چونکہ یہ ادارہ ایک بین الاقوامی ادارہ ہے۔ اور اس کا کام تمام دنیا کی اقوام میں ثقافتی اور تمدنی یکسانی اور ہمواری پیدا کرنا ہے، تاکہ مختلف اقوام ایک دوسرے کے حالات سے واقف ہو جائیں۔ اور باہمی غلط فہمیوں کی وجہ سے جو خراش پیدا ہوتی ہے۔ وہ دور ہو جائے۔ اس لحاظ سے بھی جو کام یہ ادارہ سرانجام دے سکتا ہے۔ وہ یقیناً ایک حد تک مؤثر اور مفید ثابت ہوگا۔ اور ہمیں خوشی ہے، کہ ڈاکٹر صاحب نے ادارہ مذکور کی توجہ اس طرف دلائی ہے۔

اس کے باوجود ہم یہ کہنے پر مجبور ہیں۔ کہ یونیکو کا جو فرض ہے وہ ادا کرے یا نہ کرے۔ لیکن سب سے پہلے خود مسلمانوں کا یہ فرض ہے کہ اسلام کے متعلق یورپ اور دیگر غیر مسلم ممالک میں جو غلط فہمیاں راہ پا گئی ہیں۔ انہیں جس قدر جلد ہو سکے دور کرنے کے لئے کوشش کریں۔ حقیقت یہ ہے کہ یورپ اور دیگر غیر مسلم ممالک میں اسلام اور مسلمانوں کے متعلق جو تصورات موجود ہیں۔ وہ اتنے تاریک ہیں کہ ہم تصور بھی نہیں کر سکتے۔ حد یہ ہے کہ آج بھی یورپ اور امریکہ جیسے مہذب ممالک میں اسلام اور پیغمبر اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق جو کچھ لکھا جاتا ہے۔ وہ سخت گمراہ کن اور حقیقت سے کوسوں دور ہوتا ہے۔ ان ممالک کے لوگ جو اسلام میں کچھ دلچسپی لیتے ہیں۔ اکثر اپنی آراء اسی قسم کے لٹریچر سے قائم کرتے۔ اور اس سے وہ اسلامی ثقافت اور تمدن کا اندازہ لگاتے ہیں اس میں کوئی شبہ نہیں کہ بعض مستشرقین اور بعض مسلمان مصنفوں نے اسلام کے حقیقی پہلوؤں سے بھی آشنا کرنے کی کوشش کی ہے۔ مگر جہاں تک مستشرقین کا تعلق ہے۔ ان میں سے نیک نیت سے نیک نیت بھی اسلام کا صحیح تصور اپنے قارئین کے سامنے پیش نہیں کر سکتے۔ کیونکہ وہ اسلام کو محض موجودہ مغربی مادی انداز فکر کے نقطۂ نظر سے دیکھتے ہیں۔ اور اسلام کی صحیح روح کو محسوس نہیں کر سکتے۔ رہے مسلمان تو ان کا کام آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں۔

یہ تو لٹریچر کا حال ہے۔ لیکن اصل چیز جس سے دوسری اقوام کسی ثقافت اور تمدن سے متاثر ہوتی ہیں وہ نمونہ ہے۔ لیکن آج خود مسلمانوں کی یہ حالت ہے، کہ وہ خود بھی اسلام کی حقیقی روح سے اتنے دور جا پڑے ہوئے ہیں۔ کہ اگرچہ عالم اسلام مغرب سے مشرق تک پھیلتا چلا گیا ہے۔ مگر دیکھنے والوں کی اسلامی زندگی کا کہیں نام و نشان بھی نظر نہیں آتا۔ البتہ ان کے سامنے جو چیز آتی ہے اسلامی ممالک میں جو مذہب کے نام پر ہنگامہ آرائی ہو رہی ہے۔ وہ ہے جس کا اثر اسلام کی طرف کشش نہیں بلکہ الٹا تنفر کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔

مصر، ایران، شرق اردن، شام، انڈونیشیا حتیٰ کہ پاکستان میں جو کچھ ہو رہا ہے، خواہ ہم اس کو مغربی اقوام کی انگیخت اور چالبازیوں کا نتیجہ ہی سمجھیں ایسا ہے کہ غیر مسلم اقوام پر اسلام اور اسلامی ثقافت و تمدن کا کوئی اچھا اثر نہیں ڈال سکتا۔ بے شک بعض غیر اسلامی ممالک میں بھی بے چینیاں موجود ہیں۔ اور وہاں بھی بہت کچھ ہو رہا ہے۔ مگر غضب یہ ہے۔ کہ بعض اسلامی ممالک میں یہ سب کچھ اسلام کے نام پر کیا جا رہا ہے۔ اور یہ حالات اتنے تشویشناک ہیں۔ کہ اسلام اور مسلمانوں کے سچے خیر خواہوں کے دل ان حالات پر رو رہے ہیں۔ چنانچہ مصر میں اخوان المسلمون نے جو کردار دکھایا ہے۔ اس کے متعلق مولانا عبدالماجد دریا آبادی کے یہ الفاظ واقعی ہر دردمند مسلمان کی آنکھوں سے خون کے آنسو بہانے کے لئے کافی ہیں۔ آپ کرنل عبدالناصر پر اخوان المسلمون کے قاتلانہ حملہ اور اس کے متعلق دوسری خبروں کا ذکر کر کے فرماتے ہیں۔

"یہ خبریں مجلس کے مخالفین کے لئے جتنی بھی مسرت انگیز ہوں مجلس کے ہواخواہوں اور مخلصوں کا سر شرم سے جھکا دینے والی۔ اور ان کی آنکھیں خون کے آنسوؤں سے رلا دینے والی ہیں۔ یہ آخر ہماری کیا شامت ہے کہ مصر ہو یا پاکستان انڈونیشیا ہو۔ (الحمد للہ کہ ہندوستان سر دست اس بلا سے محفوظ ہے) جو تحریک بھی ہمارے ہاں کامل تجدید دین کی اخلاص کے ساتھ اٹھتی ہے۔ وہ بہت جلد ہوش کو گم کر کے محض جوش کا راستہ اختیار کر لیتی۔ اور خوارج کے نقش قدم پر چلنے لگتی ہے۔ جس کی پہلی منزل خانہ جنگی اور جس کے جہاد کا رخ غیروں کی بجائے اپنوں ہی کی جانب ہے۔"

سوال یہ ہے کہ ڈاکٹر قریشی ان حالات پر کس طرح پردہ ڈال سکتے ہیں۔ اور یونیسکو اسلامی ثقافت اور تمدن کے متعلق جو کوشش کرے گی۔ وہ کس طرح بار آور ہو سکتی ہیں۔ جبکہ کسی اسلامی ملک کی اسلامی جماعت کے کارناموں کی ایک خبر اس کے بنے ہوئے تانا بانا کو ایک پل میں منتشر کر سکتی ہے۔

ان واقعات سے جو مشکلات اسلام کے راستہ میں پیدا ہو رہی ہیں۔ ہمارا قیاس ہے ڈاکٹر قریشی بھی شائد اس کا صحیح اندازہ نہیں کر سکتے۔ اسلامی ثقافت اور اسلامی تمدن تو رہے الگ وہ لوگ جو تبلیغ اسلام کے لئے ساری دنیا میں اسلامی مشن قائم کرنے نکلے ہوئے ہیں جانتے ہیں کہ یورپ امریکہ اور دیگر غیر اسلامی ممالک میں عوام تو کیا بڑے بڑے عالم و فاضل لوگوں کے یہ ذہن نشین کرانا کہ اسلام امن کا دین ہے۔ وہ سب کو آزادی ضمیر کا حق دیتا ہے۔ وہ کہتا ہے لا اکراہ فی الدین دین میں کوئی جبر نہیں۔ کس قدر مشکل ہو چکا ہے۔

بے شک صلیبی جنگوں اور دوسری جنگوں کی وجہ سے غیر مسلم دنیا میں اسلام کے متعلق غلط فہمیاں پھیلیں، اور یہ باوجود اس کے کہ صلاح الدین ایوبی نے جنگ کے دوران میں بھی شاہ انگلستان رچرڈ سوئم کے ساتھ انسانیت کا جو اسلامی سلوک کیا۔ وہ یورپ وغیرہ ممالک میں بھی ضرب المثل بن چکا ہے اور وہاں اس کے متعلق سینکڑوں کتابیں اور نظمیں لکھی گئی ہیں۔ مگر خود مسلمان اقوام کے لئے یہ جنگیں باوجود فتوحات کے نہایت زہریلی ثابت ہوئیں۔ اس وقت سے اب تک اگرچہ کئی عظیم دینی مصلح پیدا ہوئے۔ مگر رگ و پے میں جنگ و جدل کچھ اس طرح رچ گیا ہے۔ کہ اب اسلام کو تلوار سے الگ کرنا ہی مشکل ہو گیا ہے۔ باوجودیکہ اب مسلمانوں کے ہاتھ میں تلوار بھی نہیں رہی۔ قتال جو اسلام میں محض ایک استثنائی صورت حال تھی اصل اصول اور قاعدہ بنا دی گئی ہے۔ اس کو ہم اس وقت کے حالات کا تقاضہ کہہ سکتے ہیں۔ مگر سوال یہ ہے کہ کیا دنیا کے حالات کا اب بھی وہی تقاضا ہے۔ غضب یہ ہے کہ یہ جذبہ اب صرف خانہ جنگیوں کی صورت میں ظاہر ہو سکتا ہے۔ مگر دردمند دل مولانا عبدالماجد دریا آبادی کے ساتھ اس پر خون کے آنسو رلانے کے سوا اور کر ہی کیا سکتے ہیں۔ کیونکہ جیسا کہ فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت نے اپنے فیصلہ میں ایک جگہ لکھا ہے۔

"آج مسلمان یا د ماضی کا لبادہ اوڑھے صدیوں کا بھاری بوجھ اپنی پشت پر لادے۔ مایوس و مبہوت ایک دوراہے پر کھڑا ہے۔ اور فیصلہ نہیں کر سکتا۔ کہ دونوں میں سے کس موڑ کا رخ کرے۔ دین کی وہ تازگی اور سادگی جس نے ایک زمانے میں اس کے ذہن کو عزم مصمم اور اس کے عضلات کو لچک عطا کی تھی۔ آج اس کو حاصل نہیں۔ اس کے پاس نہ فتوحات حاصل کرنے کے وسائل ہیں۔ نہ اہلیت ہے، اور نہ ایسے ممالک ہی موجود ہیں، جن کو فتح کیا جا سکے۔ مسلمان بالکل نہیں سمجھتا، کہ جو قوتیں آج اس کے خلاف صف آرا ہیں، وہ ان قوتوں سے بالکل مختلف ہیں۔ جن سے اس کو ابتدائے اسلام میں جنگ کرنی پڑی تھی۔ اور اس کے اپنے آباؤ اجداد ہی کی راہ نمائی سے ذہن انسانی نے ایسے کارنامے انجام دیئے ہیں۔ جن کے سمجھنے سے وہ قاصر ہے۔ لہٰذا وہ اپنے آپ کو عجیب بے بسی کی حالت میں پاتا ہے۔ اور انتظار کر رہا ہے۔ کہ کوئی آئے۔ اور اسے اس بے یقینی اور ژولیدگی کی دلدل سے باہر نکلنے میں مدد دے۔ لیکن وہ برابر یونہی انتظار کرتا رہے گا۔ اور اس انتظار کا کوئی نتیجہ نہ نکلے گا۔ صرف ایک ہی چیز ہے، جو اسلام کو ایک عالمگیر تصور کی حیثیت سے محفوظ رکھ سکتی ہے۔ اور مسلمان کو جو آج ضد و قدامت کا پیکر بنا ہوا ہے۔ دنیائے حال اور دنیائے مستقبل کا شہری بنا سکتی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ اسلام کی نئی تاویل و تشکیل دلیرانہ کی جائے، جو زندہ حقائق کو مردہ تصورات سے الگ کر دے۔"

(تحقیقاتی عدالت صفحہ ۲۵)

حضرت حکیم محمدؐ حسین صاحب مرہم عیسیٰ رضی اللہ عنہ

(از مکرم حکیم عبد الوہاب صاحب عمر)

حکیم محمدؐ حسین صاحب مرہم عیسیٰ خلف جناب میاں چراغ الدین صاحبؓ بیرون دہلی دروازہ لاہور جن کی حال ہی میں وفات ہوئی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے خلفاء کے سچے عاشق تھے۔ حضرت اماں جی حرم حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ بیان کرتی ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آخری علالت کے زمانہ میں حکیم صاحب گھر سے کھانا پکوا کر خود اپنے سر پر سالن کا دیگچا اور روٹیاں اٹھا کر ہمارے لئے احمدیہ بلڈنگس میں لایا کرتے تھے۔ اور ہمارے کپڑے اپنی بیوی سے دھلوا کر ہمیں وقت پر پہنچا دیا کرتے تھے۔ ایک دن حضرت ام المومنینؓ نے مجھ سے پوچھا۔ کہ تمہارے کپڑے کون دھو دیتا ہے۔ میں نے کہا مرہم عیسیٰ۔ حضرت اماں جان نے کہا۔ ان کو کہو۔ ہمارے کپڑے بھی دھلوا دیا کریں۔ چنانچہ حکیم صاحب کو جب پیغام پہنچا۔ انہوں نے کہا۔ حضور میں تو اسی گھر کا خادم ہوں۔ اور پھر خدمت میں لگ گئے۔

۱۸۶۹ء کے قریب آپ کا زمانہ تولد ہے۔ آپ کے والد بزرگوار میاں چراغ الدین صاحب رضی اللہ عنہ میاں محمدؐ سلطان کے وارث تھے۔ جن کی سرا سے لاہور میں مشہور ہے۔ حکیم صاحب نے اپنی تالیف طبی مآۃ عامل میں ایک واقعہ لکھا ہے۔ کہ حکیم صاحب کے والد بزرگوار اس مسجد میں جو ان کے مکان کے سامنے تھی۔ مغرب کے وقت نماز کے لئے کھڑے ہوئے تو کشف میں آپ نے حکیم مرہم عیسیٰ صاحب کے رونے کی آواز سنی۔ اس وقت حکیم صاحب تین چار برس کے تھے۔ بھاٹی دروازہ میں ان کے ننھیال رہتے تھے۔ وہاں وہ اپنی والدہ کے ہمراہ گئے ہوئے تھے۔ ان دنوں میں بابا قائم الدین صاحب جو ان کے نانا تھے۔ کی وفات ہوئی تھی۔ گھر کے تمام لوگ اور مستورات وہاں اکھٹے ہوئے تھے۔ حکیم صاحب نیچے کنوئیں کے منڈیر پر کھڑے تھے۔ ان کے رونے کی آواز میاں چراغ الدین صاحب کو شام کے وقت کان میں سنائی دی۔ ان کو کشف میں دکھایا گیا تھا۔ کہ مرہم عیسیٰ کنوئیں کے اندر ڈول کا رسہ پکڑ کر لٹک رہا ہے۔ رونے کی آواز کان میں پڑنے سے آپ ننگے منڈی سے بھاٹی دروازے تک دوڑتے ہوئے پہنچے اور مرہم عیسیٰ صاحب کو کنوئیں میں لٹکا ہوا اور روتا ہوا دیکھا۔ انہیں گود میں اٹھالیا۔ اور اپنی بیوی کے پاس لے گئے۔ اور یہ ساری کیفیت بیان کی۔ بہت بہت خدا کا شکر ادا کیا۔ اور صدقہ وخیرات بھی دیا۔ حکیم مرہم عیسیٰ صاحب کی والدہ بہت ہی خدا رسیدہ اور نیک خاتون تھیں۔ حکیم صاحب کے دادا میاں حسن الدین صاحب ایک مشہور آرٹسٹ تھے۔ اور خاص مہاراجہ جموں وکشمیر کے ملازم بھی تھے۔ ان کے ہاتھ کی بنی ہوئی بڑی بڑی تصویریں اس وقت تک عجائب گھر لاہور میں موجود ہیں۔

حکیم صاحب کے چار بھائی اور بھی تھے۔ جن میں سے ایک میاں عبد الرشید صاحب زندہ ہیں۔ حکیم صاحب سب بھائیوں میں بڑے تھے۔ آپ کے والد نے ۱۸۸۶ء میں گورنمنٹ سکول لاہور کی مڈل کلاس میں داخل کروایا۔ آپ ہر کلاس میں اول نمبر پر پاس ہوتے رہے۔ میاں چراغ الدین صاحب کا منشاء تو یہ تھا۔ کہ حکیم صاحب انگریزی تعلیم کو تکمیل تک پہنچائیں۔ اور کسی اعلیٰ ملازمت پر لگ جائیں۔ مگر حکیم صاحب کو نوکری سے نفرت تھی۔ انہوں نے اپنے طور پر طبی تعلیم حاصل کرنے کا تہیہ کر لیا۔ حکیم ضیاء الدین صاحب حکیم شجاع الدین صاحب جو بازار حکیماں لاہور میں بہت بڑے دس پشتی حکیم تھے۔ آپ کے استاد مقرر ہوئے۔ حکیم صاحب کی خواہش تھی۔ کہ میں بہت بڑا طبیب بن جاؤں۔ اور یہی کام ایک ایسا مخلوق کی خدمت کا تھا۔ کہ ہم خرما ہم ثواب کا باعث ہو۔

میاں چراغ الدین صاحب نے بیٹے کی طبیعت کا رجحان طب کی طرف دیکھ کر یہی مناسب سمجھا۔ کہ پہلے عربی اور فارسی کا علم حاصل ہو جائے۔ اور اس کے بعد آپ طب کا علم حاصل کریں۔ چنانچہ میاں چراغ الدین صاحب نے عربی اور فارسی کے فاضل مولوی فضل الدین صاحب کو عربی اور فارسی پڑھانے کے لئے مقرر کر دیا۔ انہوں نے حکیم صاحب پر بہت محنت کی۔ آپ سے فارسی میں مضمون لکھوایا کرتے تھے۔ اور عربی میں بات چیت کرنے کی مہارت پیدا کرنے کے لئے اکثر عربی میں ہی کلام کیا کرتے تھے۔ یوں حکیم صاحب کو عربی سے خاص دلچسپی پیدا ہو گئی۔ حکیم صاحب کو شروع میں ہی دینی باتوں کا بہت شوق تھا اور اکثر مولویوں کے پاس جا کر مسائل پوچھا کرتے تھے۔ قرآن مجید سے بہت محبت اور الفت تھی۔ اور ان کی یہی کوشش ہوتی تھی۔ کہ ہر ایسی بات جو دین کے متعلق ہو۔ وہ قرآن مجید سے ہی نظر آئے۔ مباحثات کا ابتدا ہی سے بڑا شوق تھا۔ شیعوں کے رسم ورواج دیکھ کر شوق ہوا کہ شیعہ مذہب سے واقفیت حاصل کریں آپ شیعوں کے بڑے بڑے مجتہدوں کے پاس جا کر ان کے عقائد سے واقفیت حاصل کرنے کی کوشش کیا کرتے تھے شیعوں کے مجتہد سید علی الحائری آپ کے دوست تھے ان سے اکثر مذاکرات علمیہ ہوتے رہتے تھے۔ آپ نے شیعہ مذہب کی کتب ان سے لے کر مطالعہ کی تھیں۔ لیکن آپ کو حضرت عیسیٰ کے آسمان پر زندہ ہونے اور امام غائب کے غار میں چھپنے کا مسئلہ سمجھ میں نہیں آیا۔ اسی زمانہ میں سر سید احمدؐ خاں مرحوم علی گڑھ سے تہذیب الاخلاق نام ایک رسالہ نکالا کرتے تھے۔ حکیم صاحب اس کے خریدار ہو گئے۔ اور آہستہ آہستہ ان کا تمام لٹریچر خرید لیا۔ اور پڑھنا شروع کیا۔ اس لٹریچر سے آپ مانوس ہو گئے۔ اور ہر وقت بحث ومباحثہ میں اسی سے مدد لیا کرتے تھے۔

آپ ابھی چودہ برس کے تھے۔ کہ شادی ہو گئی۔ آپ کے والد متمول آدمی تھے۔ ہر قسم کی آسائش گھر میں حاصل تھی۔ حکیم صاحب کے استاد حکیم ضیاء الدین کے نہ کوئی بیٹا تھا۔ اور نہ بیٹی۔ اس لئے انہوں نے ایک طرح سے ان کو اپنا بیٹا بنا لیا۔ اور بڑی محبت سے اپنے مطب میں بیماروں کو دیکھنے بھالنے اور تشخیص الامراض کا طریق بتلاتے رہتے تھے۔ انہیں کے مشورے پر آپ پنجاب یونیورسٹی کی طبی کلاس میں داخل ہو گئے۔ ان دنوں پہلی کلاس کا نام حکیم حاذق تھا۔ دوسری کا نام عمدۃ الحکماء اور تیسری کلاس کا نام زبدۃ الحکماء تھا۔ طبیہ کالج لاہور میں یونانی طب کے علاوہ ویدک طب کی بھی تعلیم ہوتی تھی۔ آپ فرصت کے وقت ویدک کلاس میں جا کر ویدک طب کے لیکچر سن آیا کرتے تھے۔ آپ اپنی جماعت میں اول نمبر پر ہوا کرتے تھے۔ تین تین برس کی ایک ایک کلاس کی پڑھائی تھی۔ آپ نے دو دو برس میں ہی ہر ایک کلاس کی تعلیم کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔ اور ہر امتحان میں اول نمبر پر پاس ہوئے۔

طالب علموں کو تشریح پڑھانے کے لئے جس طرح ڈاکٹری پڑھنے والے طالب علم لاشوں کو چیر پھاڑ کر اپنا سبق یاد کیا کرتے تھے۔ آپ بھی استادوں کے ہمراہ میو ہسپتال لاہور میں جا کر علم التشریح حاصل کیا کرتے تھے۔ زبدۃ الحکماء کا امتحان پاس کر کے آپ نے اپنے استادوں کے مطب میں ہی بیٹھ کر ان کی جگہ مریضوں کو دیکھنا اور دوائیں دینا شروع کیا۔ تھوڑے ہی دنوں میں آپ کی اس قدر شہرت ہو گئی۔ کہ بہت سے مریض آپ کے مطب میں آنے شروع ہو گئے۔

آپ کو دینی علم کا بھی شوق تھا۔ آریہ سماج میں جا کر ان کے بڑے بڑے اعتراضوں کا جواب دیا کرتے تھے۔ لاہور میں آپ ایک اچھے طبیب مشہور ہو گئے۔ مولوی عبد القادر صاحب سے صرف ونحو منطق ومعانی پڑھنے کا شرف حاصل ہوا۔

تین چار برس نقشہ نویسی کی ملازمت بھی کی۔ مگر ملازمت سے رغبت نہ تھی۔ اس لئے پھر مطب کی تکمیل میں لگ گئے۔ مولوی غلام حسین صاحب جو مشہور گمٹی والی مسجد کے امام تھے۔ اور عربی میں بہت بڑے فاضل اور متبحر آدمی تھے۔ عربی کے استاد مقرر ہوئے۔ حکیم بزرگ شاہ اور حکیم بہادر شاہ اس زمانے میں لاہور کے بہت بڑے طبیب مشہور تھے ان سے ان کے خاص مجربات حاصل کئے۔ ان سے پوری آگاہی حاصل کر لینے کے بعد اس بات کا شوق ہوا۔ کہ معلوم کریں۔ کہ اس زمانے میں بڑا عالم طبیب کون ہے۔ اس وقت حکیم محمود خاں صاحب دہلی کے بہت بڑے مشہور طبیب تھے۔ ان کے بعد ان کے بیٹے عبد المجید خاں صاحب تھے۔ حکیم صاحب دہلی پہنچے۔ یہاں آ کر معلوم ہوا۔ کہ حکیم محمود خاں صاحب فوت ہو گئے ہیں۔ ان کے جانشین حکیم عبد المجید خاں صاحب تھے۔ ان کا مطب دیکھا۔ آپ چونکہ ان دنوں سر سیّد احمدؐ خاں صاحب کی تحریرات اور اخبارات اور تہذیب الاخلاق اور ان کے دیگر رسائل وکتابیں پڑھا کرتے تھے۔ اور دینی مسائل کی جستجو کا بہت شوق تھا۔ اس لئے جہاں بھی کسی مشہور مولوی کا نام سن لیتے تھے۔ چلے جاتے اور مسئلہ مسائل میں ان سے حیات وفات مسیحؑ پر اور مسیح کی پیدائش اور معجزات پر اکثر مسائل دریافت کیا کرتے تھے۔ مولوی صاحبان جو بھی جواب دیتے۔ ان سے کبھی تسلی نہ ہوتی تھی۔ اسی زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا چرچا ہوا۔ تو آپ قادیان پہنچے۔ اور وہاں دینی علوم حاصل کرنے کا موقع ملا۔ اور کئی مسائل میں شرح صدر حاصل ہوا۔ اور حضرت امام زمان کی بیعت میں داخل ہو گئے۔

۱۸۹۴ء کا ذکر ہے۔ اس زمانے میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح اول مولوی نور الدین صاحبؓ بے نظیر عالم اور بہت ہی بڑے ذی شان طبیب تھے۔ آپ کو ان سے اتنی محبت ہو گئی۔ کہ ہر وقت ان کے پاس ہی بیٹھنا پسند کرتے تھے۔ وہ دین اور طب کے علم میں سمندر تھے۔ ایک فرشتہ خصلت دلربا۔ وجیہہ سرخ ریش بہت ہی بڑے بزرگ تھے۔ قرآن مجید کا درس ہمیشہ عصر کی نماز کے بعد دیا کرتے تھے۔ وہ درس اس قسم کا بے نظیر ہوتا تھا۔ کہ آپ نے ساری عمر میں ایسا درس کسی بڑے سے بڑے عالم کا بھی نہ سنا تھا۔ آپ بڑے بڑے دوسرے مولویوں کے درس میں بھی جایا کرتے تھے۔ مگر جو حقائق اور معارف حضرت سیدنا نور الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درس میں تھے۔ وہ کہیں بھی نہ پائے تھے۔

حضرت خلیفہ اولؓ سے آپ نے علم طب بھی حاصل کیا۔ حکیم صاحب کو چونکہ ادویہ کی پہچان کا ملکہ تھا۔ اس لئے حضور اپنے مطب کے لئے اکثر ادویہ حکیم صاحب کی معرفت ہی منگوایا کرتے تھے۔ اس سلسلہ میں حضور کے بہت سے نسخے اور خط حکیم صاحب کے گھر میں موجود ہیں۔ جو انشاء اللہ ماہنامہ شمع نور میں شائع کرائے جائیں گے۔ حضرت خلیفہ اولؓ بھی آپ سے بہت محبت کرتے تھے۔ اور حضور نے اپنی قلمی بیاض بھی حکیم صاحب کو "ہمارے دوست حکیم محمدؐ حسین مرہم عیسیٰ" کے نام سے یاد کیا ہے۔ حکیم صاحب صاحب رویا وکشوف بھی تھے۔ جس دن اس عاجز کا پہلا لڑکا طاہر عمر فوت ہوا۔ آپ عاجز کے پاس تشریف لائے۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

۱۹۲۳ء کی مشہور "تحریک شدھی" پر ایک نظر

مسلمانوں کو مرتد کرنے کی منظم اور وسیع مہم۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے اس کا کامیاب مقابلہ

(خورشید احمد)

بے لوث خدمت کا جذبہ

اللہ تعالیٰ کی راہ میں سچی اور بے لوث خدمت کا جذبہ ہر قسم کے دنیوی انعام۔ اجر یا تعریف سے بے نیاز ہوتا ہے۔ بسا اوقات ایسی خدمت کے صلہ میں انعام یا اجر کی بجائے مشکلات و مصائب سہنے پڑتے ہیں۔ رنج و غم کا لا متناہی سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ مذمت اور ملامت کا نشانہ بننا پڑتا ہے۔ لیکن اگر خدمت کا جذبہ حقیقی اور بے غرض ہے۔ تو وہ ان میں سے کسی کی بھی پروا نہیں کرتا بلکہ مشکلات و مصائب، رنج و غم اور مذمت و ملامت کے حملے اس جذبہ کو تیز سے تیز تر کرتے چلے جاتے ہیں۔ حق یہ ہے۔ کسی انعام اجر یا تعریف حاصل کرنے کا خیال خود بے لوث خدمت کے جذبہ کی توہین ہے جونہی ایسا خیال دل و دماغ کے کسی گوشہ میں پیدا ہو سمجھ لیجئے۔ کہ آپ کا جذبۂ خدمت خود غرضی، ریا اور دکھاوے میں تبدیل ہو رہا ہے۔

بے لوث خدمت کے حقیقی مظہر

انبیاء، مامورین اور ان کے خلفاء کی مقدس زندگیاں اسی بے لوث خدمت کی حقیقی مظہر ہوتی ہیں۔ ساری عمر وہ غیروں اور اپنوں کی طرف سے نشانہ ظلم و ستم بنے رہتے ہیں لیکن پھر بھی بنی نوع انسان کی خدمت بھلائی اور ہمدردی کے جذبہ سے وہ ہر لحظہ سرشار نظر آتے ہیں۔ نہ صرف خود بلکہ اپنے متبعین میں بھی وہ یہی روح پیدا کر دیتے ہیں۔ کہ صلہ، انعام اجر۔ اور تعریف سے بے نیاز ہو کر مرتے دم تک مذہب و ملت کی خدمت کرتے چلے جاؤ۔

ایک زندہ مثال

موجودہ زمانہ میں جماعت احمدیہ کے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا وجود باجود بھی اسی جذبے کی ایک زندہ و تابندہ مثال ہے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اسلام اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت کا ایک بے پناہ جذبہ ودیعت کیا ہے۔ اور آپ کی زندگی کا ایک ایک ورق اس امر پر شاہد ہے۔ کہ آپ نے غیروں کی مخالفت یا اپنوں کی بدسلوکی کو کبھی اس جذبہ کی راہ میں روک نہیں بننے دیا، اور اسلام اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کے تحفظ کے لئے ہمیشہ خود بھی سرگرم عمل رہے ہیں۔ اور اپنی جماعت کو بھی اسی راہ پر گامزن رکھا ہے۔

برعظیم ہندو پاکستان میں جب بھی مسلمانوں کو مذہبی یا سیاسی لحاظ سے کسی نازک صورت کا سامنا کرنا پڑا۔ آپ نے ہمیشہ ان کی راہ نمائی فرمائی۔ اور اپنے اور اپنی جماعت کے تمام وسائل کو اسلام کی خدمت کے لئے وقف کر دیا جاننے والے جانتے ہیں۔ آپ کو اس خدمت کے صلہ میں مخالفت۔ دشنام دہی، افترا پردازی اور بدسلوکی ہی کا انعام ملتا رہا۔ لیکن اس سلوک نے جذبۂ خدمت اسلام کو ٹھنڈا کرنے کی بجائے اسے اور بھی تیز کیا۔ جب بھی موقعہ آیا۔ آپ نے پہلے سے بڑھ کر اسلام اور مسلمانوں کی مدد اور ہمدردی فرمائی۔ اور ہمیشہ اپنی جماعت کو بھی یہی تلقین فرمائی ہے کہ

"دنیا کی ملامت کی پروا نہ کرو۔ دنیا اگر تمہیں برا کہے۔ اور تم اچھے ہو تو تم برے نہیں ہو جاؤ گے۔ اور دنیا اگر اچھا کہے مگر خدا کی نظر میں تم برے ہو تو اچھے نہیں ہو سکتے۔ دنیا کی نظر میں ذلیل اور معتوب ہونا کوئی خطرناک بات نہیں۔ خطرناک بات یہ ہے کہ خدا کی نظر میں تم ذلیل اور معتوب ہو جاؤ جن کے دلوں میں خدا تعالیٰ کی محبت ہوتی ہے۔ وہ خدا تعالیٰ ہی کی رضا طلب کرنے والے ہوتے ہیں۔ اور صرف اسی کی خوشنودی الٰہی کے مدنظر ہوتی ہے۔ وہ دنیا کی باتوں کی پروا نہیں کرتے۔ دنیا کے طعنے ان پر اثر نہیں کرتے وہ ان طعنوں کے درمیان بھی اپنے خدا کی طرف بڑھتے چلے جاتے ہیں"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۱ مارچ ۱۹۲۷ء منقول از الفضل ۲۵ مارچ ۱۹۲۷ء)

ملکانہ تحریک

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کس طرح غیروں کی تعریف یا اپنوں کی ہمدردی سے بے نیاز ہو کر خدمت اسلام میں منہمک رہے ہیں۔ اس کی سینکڑوں مثالوں میں سے ایک درخشاں مثال ذیل میں عرض کی جاتی ہے۔ اس کا تعلق آج سے (۳۰ برس قبل) کی [illegible] "ملکانہ تحریک" سے ہے جبکہ آریہ سماج نے اپنے تمام ممکن وسائل کو بروئے کار لا کر نہایت منظم اور وسیع پیمانے پر مسلمانوں کی "شدھی" یعنی مرتد کرنے کی ناپاک سعی کا آغاز کیا تھا اور اللہ تعالیٰ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو ہر طرح کے نامساعد حالات کے باوجود اس تحریک کا ڈٹ کر مقابلہ کرنے اور اسے شکست فاش دینے کی توفیق عطا فرمائی تھی

تحریک ارتداد اور اس کی تفصیل

ذیل میں کسی قدر تفصیل کے ساتھ اس تحریک کے کوائف عرض کئے جاتے ہیں۔

۲۳ء کے اوائل میں حضرت امام جماعت احمدیہ کو یہ اطلاع ملی کہ

(۱) "ہندوستان میں کچھ جماعتیں ہیں جو نام کی مسلمان ہیں۔ مگر ایمان ان میں رچا نہیں۔ وہ جماعتیں تھوڑی نہیں بڑی بڑی ہیں واقف لوگ بتاتے ہیں کہ ان کی تعداد ایک کروڑ ہے۔ اگر ہندو ان پر قبضہ کر لیں۔ تو وہ ہندو ہو جائیں گی۔ ان جماعتوں میں سے ایک جماعت راجپوتوں کی ہے۔ جو ملکانہ کہلاتی ہے۔ اور یوپی کے علاقہ میں آباد ہے۔ یعنے آگرہ، فرخ آباد متھرا وغیرہ علاقوں میں ان کی تعداد ساڑھے چار لاکھ بتائی جاتی ہے۔ ان میں اسلام کسی وقت داخل ہوا مگر مسلمانوں کی سستی کے باعث ان میں رچا نہیں۔ اب ان میں سے بعض میں کچھ رسوم مسلمانوں کی پائی جاتی ہیں۔ مثلاً ختنہ کراتے ہیں۔ مردوں کو دفن کرتے ہیں بیاہ ملا سے پڑھواتے ہیں۔ لیکن اس کے مقابلہ میں ہندوؤں کی رسوم بھی ان میں موجود ہیں۔ ان کے بعض گھروں میں بت ہیں۔ جن پر وہ نذریں چڑھاتے ہیں مندروں میں جاتے ہیں۔ غرض ان میں بہت سی رسوم ہندوانہ بھی ہیں۔ وہ لوگ شاذ کے سوا اسلام سے واقف نہیں۔ آریوں نے سولہ سال سے کوشش شروع کی ہوئی ہے کہ جس قدر بھی ان لوگوں کا اسلام سے تعلق ہے۔ اس سے ہٹا کر اپنے خیالات ان میں پھیلائیں۔ اور ان کو شدھ کر لیں.... آریوں کی کوشش کا یہ نتیجہ ہوا ہے۔ کہ ان میں سے ایک بڑی جماعت تیار ہو گئی ہے۔ کہ اسلام چھوڑ کر ہندو ہو جائے۔ چند مہینے گزرتے ہیں۔ کہ یہ بات [illegible] اس طرح کہ جب آریوں کا قابو ہو گیا۔ تو اس وقت آریوں کو روپیہ کی ضرورت پیش آئی۔ جس کے لئے انہوں نے اپیل کی اس سے مسلمانوں کو علم ہوا..... جو لوگ شدھ ہو رہے تھے۔ ان کو کچھ مسلمان سمجھانے کے لئے گئے تو انہوں نے کہلا بھیجا۔ کہ اگر تم آؤ گے۔ تو ہم قتل کر دیں گے۔ یہ جوش بتاتا ہے کہ اسلام سے ان کو کس قدر بعد ہو گیا ہے"۔

(الفضل ۱۲ مارچ ۱۹۲۳ء)

آریہ سماج کے حوصلے کتنے بڑھے ہوئے تھے۔ اور ان کی یہ تحریک ارتداد کتنی وسیع اور خطرناک تھی؟ اس کا اندازہ ذیل کے حوالوں سے لگایا جا سکتا ہے

(۱) "ہندو شدھی اس وقت تک پچاس ہزار غیر ہندوؤں کو ہندو بنا چکا ہے۔ اور دس ہزار غیر ہندو بہت جلد شدھ ہونے والے ہیں"

(ملاپ ۲۰ اپریل ۱۹۲۷ء)

(۲) "اس وقت جو بڑے بڑے مسلمان لیڈر ہیں۔ اور جن کا نام میں اس وقت ظاہر کرنا نہیں چاہتا۔ ان کے گھروں کے لوگ شدھ ہونے یعنے ہندو ناقل) ہونے کے لئے تیار ہیں۔ ان لیڈروں کے نام جس وقت آپ سنیں گے۔ تو حیران رہ جائیں گے۔ یہ غالباً بہت جلد بلکہ شاید گورو کل کے جلسہ پر ہی شدھ ہو جائیں گے"

(تقریر مشہور آریہ سماجی پروفیسر رام دیو از تیج دہلی ۱۹۲۷ء)

(۳) "آگرہ شہر ۱۵ مارچ باوجود مسلمانوں کی بھاری مخالفت کے آریوں کو فتح ہو رہی ہے۔ ہندو شدھی سبھا ۱۳ گاؤں کو پورے طور پر شدھ کرنے میں کامیاب ہو گئی ہے علاوہ ازیں ۱۲ دیہات نے پنچایت کر کے فیصلہ کیا ہے۔ کہ وہ آئندہ مردوں کو نہیں دفنائیں گے۔ اور شادی کے وقت ملا کو بلانا بند کر دیں گے"۔

(پرتاپ ۴ مارچ ۱۹۲۳ء)

(۴) "موضع اپار ضلع متھرا میں ۲/۳ سے زیادہ گھر ملکانوں کے ہیں۔ اور ۱/۳ سے کم ہندو راجپوتوں کے ملکانوں کے گھر ۔۔ ۴ ہیں سوائے تین کے سب کے سب برادری میں شامل ہو گئے ہیں، شدھ ہوئے مرد و عورت اور بچوں کی تعداد ۱۵۰۰ ہے۔"

(پرتاپ ۲۴ مئی ۱۹۲۳ء)

(۵) "بارہ سو ملکانے مسلمانوں کو ماتھے پر چندن کا ٹیکا (تلک) لگا کر ویدک دھرم کی جے کے نعروں کے درمیان یگیو پویت دھارن کرایا"

(اخبار تیج)

(۶) "مسلمانوں کا گڑھ موضع نواں گاؤں پنڈت بدھ دیو راجانند آشرم امرتسر کی کوششوں سے فتح کیا گیا۔ چودہ سو مرد عورتیں اور بچے زیر نگرانی مہاتما ہنسراج جی شدھ ہو گئے"۔ (باقی)

روس میں مذہب کے خلاف پروپیگنڈا کی نئی مہم

کمیونزم اپنے انتہائی عروج میں بھی مذہب کو مٹا نہیں سکتا

گزشتہ موسم گرما میں روس میں مذہب کے خلاف محاذ نے ایک نئی کروٹ لی ہے۔ سوویٹ روس کے پریس میں اجتماعی طور پر مذہب کے خلاف مضامین کا ایک ایسا سلسلہ جاری ہو گیا ہے۔ جو ماقبل جنگ کے زمانہ میں بھی نہ تھا۔ روسی اخبارات میں ایسے مضامین اکثر شائع ہوتے رہتے تھے۔ جن میں یہ شکائیت کی جاتی تھی۔ کہ مذہبی توہم پرستی دوبارہ ابھر رہی ہے۔ اور عوام کو اس کے خلاف قدم اُٹھانا چاہیئے۔ لیکن گذشتہ پندرہ برسوں میں پہلی بار ایسا ہؤا ہے۔ کہ بڑے منظم طریق سے مرکز کی طرف سے مذہب کے خلاف محاذ قائم کیا گیا ہے پولیٹیکل اور سائنسی علم کی نشر و اشاعت کی سوسائٹی جسے نظریاتی مسائل پیش کرنے میں مہارت ہے۔ اس جارحانہ اقدام میں بڑا نمایاں حصہ لے رہی ہے۔ اس سوسائٹی کو حکم دیا گیا ہے۔ کہ وہ مذہب کے خلاف پروگرام کو وسیع کرے۔ اور تقریر اور تحریر کے ذریعہ اس پروپیگنڈے کو جاری رکھے۔ چنانچہ اسلام کی "قدامت پسندی" کے خلاف وسطی ایشیا میں اور "پوپ کی سازشوں" کا پرچار مغربی سرحدی علاقوں میں کیا جارہا ہے۔ اس سوسائٹی کو ہدایت کی گئی ہے۔ کہ وہ ایک رسالہ بھی دہریت کی حمایت میں جاری کرے۔ ۱۹۴۱ء کے بعد یہ پہلا رسالہ ہے۔ جو مذہب کے خلاف جاری کیا جارہا ہے۔ ۱۹۴۱ء میں روسی ہفت روزہ "ملحد" بند کر دیا گیا تھا۔

ثقافت اور تعلیم کی روسی وزارتیں بھی اس مہم میں دخل دے رہی ہیں۔ روس کی وزارت ثقافت کے ترجمان "سوویٹ کلچر" نے اس بات کا اظہار کیا ہے۔ کہ جنگ سے پہلے روس میں ایسے تیس میوزیم تھے۔ جنہیں مذہب کے خلاف استعمال کیا جاتا تھا۔ ان میں سے بعض کو دوبارہ عوام کے لئے کھولا جارہا ہے۔ روسی اخبارات میں اچانک مذہب کے خلاف فلموں کی مانگ بڑھ گئی ہے سوویٹ روس کی وزارت تعلیم اور یونین جمہوریتوں کی وزارت تعلیم نے حکم دیا ہے۔ کہ طلباء کو مادی نظریات سے کماحقہٗ روشناس کرایا جائے۔

روسی زاویہ نگاہ سے ہر قسم کا مذہب ضرر رساں ہے۔ اور خدا کی پرستش خواہ کسی صورت میں کی جائے کمیونسٹوں کے لئے خطرناک ہے۔ وہ گرجاؤں میں عبادت کی رسوم سے اتنے ہی خوفزدہ ہیں جتنے وہ انفرادی طور پر دعا اور نماز ادا کرنے سے ہیں۔ وہ مذہبی رسوم کی ادائیگی سے صرف خوفزدہ ہی نہیں۔ بلکہ وہ ان سے نفرت کرتے ہیں کیونکہ انہیں یقین ہے۔ کہ مذہبی رسوم اور عبادت کی طرف عوام کمیونزم سے زیادہ کھنچے آتے ہیں۔ چنانچہ لتھونیا کے نوجوان کمیونسٹوں کے اخبار نے

یہ بھی لکھ دیا ہے۔ کہ مذہب کے خلاف جو کچھ ثقافت کا نام لے کر کیا جارہا ہے۔ وہ مذہبی رسوم کے مقابلہ میں بہت غیر دلچسپ ہے۔ اس بات کا بھی اعتراف کیا گیا ہے کہ بپتسمہ لینے والوں کی زندگی کمیونسٹ کلبوں کی زندگی سے بدرجہا بہتر ہے۔

روس نے مذہب پر حملہ کرنے کا یہ وقت کیوں انتخاب کیا ہے۔ اس کے متعدد وجوہ ہو سکتے ہیں۔ ان میں سے ایک تو یہ ہے کہ سٹالن کی موت کے بعد سوویٹ روس کے اندر داخلی اور نظریاتی طور پر جو تبدیلی ہوئی ہے۔ یہ اس سے متعلق ہے۔ آج حکومت روس سیاسی طور پر دو سال پہلے سے کمزور ہے۔ جب کہ اکیسویں پارٹی کانگرس منعقد ہوئی تھی۔ کریملن کے نئے حکمرانوں کو ڈر ہو گیا ہے۔ کہ موجودہ حالات میں کہیں مذہب پھر زندہ نہ ہو جائے۔ اس لئے انہوں نے روسی دستور کی دفعہ ۱۲۴ پر زور دینا شروع کر دیا گیا ہے۔ اس شق کی رو سے مذہب کے خلاف پروپیگنڈا کرنے کی کھلی اجازت ہے اور عبادت کرنے کی آزادی بہت محدود رکھی گئی ہے سٹالن کے جانشینوں نے بعض مغربی ممالک کی طرف جو دوستی کا ہاتھ بڑھایا ہے۔ وہ اس لئے ہے۔ کہ انہیں اپنے زیر اثر لایا جا سکے۔ چنانچہ گذشتہ چند ماہ میں کافی تعداد میں غیر ملکی لوگوں کو جو کمیونسٹ نہیں ہے۔ موقع مل گیا ہے۔ کہ وہ ایسے علاقوں میں بھی جہاں پہلے وہ نہیں جا سکتے تھے۔ اب وہاں کے مذہب پسند لوگوں سے تعلق پیدا کر سکیں موجودہ حالات سے یہ معلوم ہؤا ہے۔ کہ روسی حکومت ان تعلقات کی وجہ سے بہت بے چین ہے گو وہ اب تک انہیں اس لئے برداشت کر رہی ہے تاکہ وہ مغربی ممالک میں اپنے اثر و رسوخ کو مستحکم اور وسیع کر سکے۔ حال ہی میں ماقبل جنگ زمانے کے الحاد کے ایک بہت بڑے مبلغ نے ایک ٹریڈ یونین جرنل میں لکھا ہے۔ کہ سرمایہ داری کی دنیا کی طرف سے مختلف ذرائع سے مختلف صورتوں میں سوویٹ روس میں جن نظریات کی درآمد کی جارہی ہے ان میں سے ایک مذہب بھی ہے۔

اس کے علاوہ ایک اور بات بھی ہے۔ اور وہ یہ کہ حال ہی میں سوویٹ روس میں غنڈہ پن اور شراب نوشی بہت بڑھ گئی ہے۔ گذشتہ چند ماہ میں سوویٹ پریس میں بہت سے ایسے مقالات شائع ہوئے ہیں۔ جن میں سرکاری طور سے اس بے راہ روی پر تشویش کا اظہار کیا گیا ہے۔ سوویٹ روس کی موجودہ حکومت کو خطرہ ہے۔ کہ کہیں موجودہ صورت سے جس میں اخلاق سے پہلو تہی کی جانے لگی ہے۔ ایسے لوگ فائدہ نہ اُٹھائیں۔ جو مذہب کا دامن تھامے ہوئے ہیں۔ اگر یہ لوگ اخلاق کے اعلیٰ معیار کے حصول کی تگ و دو میں کامیاب

ہو گئے۔ تو یہ کمیونزم کو کھلی شکست ہوگی۔ اس لئے اس کا یہی علاج سوچا گیا ہے۔ کہ مذہب اور مذہبی عبادت گاہوں کو پروپیگنڈا کے ذریعہ بدنام کرو۔ اور انہیں نہ صرف قدامت پسند۔ غیر ترقی یافتہ ثابت کرو۔ بلکہ بداخلاقی کے اڈے بھی کہو۔ چنانچہ اب وہاں یہ حال ہے۔ کہ مذہبی تہوار کی چھٹی کو یہ کہہ کر بند کیا جاتا ہے۔ کہ اس دن مذہبی لوگ بےحد شراب پیتے ہیں۔ اور مذہب کے نام لیوا اگر چور اور ڈاکو نہیں تو عموماً بددیانت لوگ ضرور ہوتے ہیں۔

بہرحال یہ سمجھنا غلطی ہے۔ کہ مذہب کے خلاف موجودہ جو قدم اُٹھایا گیا ہے۔ یہ محض وقتی اور سوقع پرستی کے زیر اثر ہے۔ بات دراصل یہ ہے کہ سوویٹ رہنماؤں کو مادیت کے فلسفے کی کوتاہیوں کا اب کچھ دھندلا سا اندازہ ہونے لگا ہے۔ یہ لوگ ہمیشہ یہی کوشش کرتے رہے ہیں۔ کہ انسان کو بالکل سادہ بنا دیں۔ انہوں نے سمجھا کہ انسان صرف روٹی پر زندہ رہ سکتا ہے۔ اور لہٰذا یہی کافی سمجھا۔ کہ آدمی کو بڑی روٹی مہیا کر دی جائے۔ اور اسے مجبور کیا جائے۔ کہ وہ حضرت عیسیٰؑ حضرت محمدؐ اور مہاتما بدھ کے مذاہب کو خیرباد کہہ دے۔ ٹراٹسکی جیسے ذہین فلسفی نے بھی یہی کہا تھا۔ کہ لوگوں کی اقتصادی حالت بہتر بنا دو۔ مذہب خود بخود غائب ہو جائیگا۔ چنانچہ اس نظریہ نے کافی کامیابی بھی حاصل کی۔ لیکن اس کے ساتھ عوام کو بہت سی مشکلات اور مصائب کا سامنا بھی کرنا پڑا۔ اور وہ اب ان مصائب سے نجات حاصل کرنے کے لئے اپنے آباؤ اجداد کے مذہب کا پھر سہارا ڈھونڈنے لگے ہیں۔ اس لئے اب یہ بات ان کے نزدیک وثوق سے نہیں کہی جا سکتی۔ کہ اقتصادی خوشحالی کا لازمی نتیجہ مذہب کا ملک بدر ہو جانا ہے۔

موجودہ دور کے روسی مذہبی مفکر نکولائی بردلیے نے ایک بار کہا تھا۔ کہ کمیونسٹ سوسائٹی اپنے انتہائی عروج میں بھی مذہبی اور روحانی خیالات کو مٹا نہیں سکے گی۔ اس نے لکھا تھا کہ سوویٹ روس کا نیا انسان جو طبقاتی کشمکش کی بندشوں سے آزاد ہو گیا ہے۔ اپنے متقدمین سے زیادہ اپنی ہستی کی گتھی کو سلجھانے کی کوشش کرے گا۔ اسے ابدیت کی سچی تلاش ہوگی۔ یہ خیال آج سے بیس برس قبل ظاہر کیا گیا تھا۔ اس وقت اس خیال کو لوگوں نے بڑی شکوک نظروں سے دیکھا تھا۔ لیکن سوویٹ روس میں اس وقت جو حالات رونما ہو چکے ہیں۔ وہ بردلیے کے اس اندازے کی تصدیق کر رہے ہیں ابدیت کی تلاش موجودہ روسی معاشرے میں ایک طاقتور لہر کی صورت

سیالکوٹ میں ایک الوداعی دعوت

مکرم سید جواد علی شاہ صاحب شاہد واقف زندگی نے جو امریکہ تشریف لے گئے ہیں مجلس خدام الاحمدیہ سیالکوٹ کی درخواست پر ۹۔ نومبر کو سیالکوٹ میں قیام فرمایا۔ اس موقعہ پر مجلس نے آپ کے اعزاز میں الوداعی دعوت دی جس میں ایک سو اشخاص نے شمولیت فرمائی۔ مکرم بابو قاسم الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع سیالکوٹ۔ الحاج قاضی علی محمد صاحب خطیب جامع مسجد۔ سید امجد علی شاہ صاحب سید سمیع اللہ شاہ صاحب والد محترم سید جواد علی شاہ صاحب و دیگر بزرگان کے علاوہ ۱۸ غیر از جماعت احباب نے بھی پارٹی میں شمولیت فرمائی۔ پارٹی کے اختتام پر مکرم مولوی عبد الکریم صاحب شاہد تلاوت اور عبد الباسط صاحب نے نظم پڑھی۔ ازاں بعد مکرم مولوی عبد الکریم صاحب شاہد مبلغ ضلع سیالکوٹ نے تقریر کی جس کے بعد اس عاجز نے ایڈریس پڑھا جس میں مکرم شاہ صاحب سے مجلس کو بھی دعاؤں میں یاد رکھنے کی استدعا کی گئی تھی۔ مکرم شاہ صاحب نے جواب دیتے ہوئے خدام اور احباب کا شکریہ ادا کیا۔ نیز اپنے زندگی وقف کرنے کے حالات سنائے۔ بالآخر مکرم امیر صاحب ضلع نے مجلس کی طرف سے تمام حاضرین کا شکریہ ادا فرمایا۔ اس پارٹی کے انتظامات میں جہاں دیگر کافی خدام نے نہایت محنت سے کام کیا۔ وہاں صوفی محمد احمد صاحب قمر۔ عبد الرشید صاحب گوندل۔ اور محمد حفیظ صاحب کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ تقریباً ساڑھے آٹھ بجے یہ تقریب دعا کے بعد ختم ہوئی۔ دعا ہے۔ کہ اللہ تبارک تعالیٰ مکرم سید جواد علی شاہ صاحب کو بخیریت منزل مقصود پر پہنچائے۔ اور مقصد میں کامیاب فرمائے۔ نیز مجلس خدام الاحمدیہ سیالکوٹ کو بھی مزید دینی خدمات ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع سیالکوٹ)

اعلان دار القضاء

محمد حسین صاحب بلاک الف ربوہ نے درخواست دی ہے۔ کہ ان کی بیوی مسماۃ حسین بی بی صاحبہ نے مکرم فیض محمد ولد میاں محمد صاحب سے مل کر دس مرلہ زمین حضرت میاں بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ سے محلہ دار السعۃ قادیان میں خرید کی تھی۔ فیض محمد صاحب مذکور وفات ہو چکے ہیں۔ لہٰذا دس مرلہ زمین میں سے ان کی بیوی کے حصہ کی تین مرلہ زمین مرحوم کے ورثاء سے ان کی بیوی کے نام منتقل کرائی جائے۔ لہٰذا اس انتقال پر اگر کسی وارث کو اعتراض ہو۔ تو بیس یوم تک اطلاع دیں۔ ورنہ بعد میں کوئی عذر نہ سنا جائیگا۔ اور اراضی تین مرلہ سائل کی اہلیہ کے نام منتقل کر دی جائے گی۔ (قاضی سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ پاکستان)

پاکستان کی موجودہ مرکزی حکومت کو ہرگز فوجی حکومت نہیں کہا جا سکتا

مغربی پاکستان کو عنقریب ایک یونٹ بنا دیا جائے گا!

ڈھاکہ ۱۸ نومبر۔ میجر جنرل اسکندر مرزا وزیر داخلہ پاکستان نے ڈھاکہ ریڈیو اسٹیشن سے مشرقی بنگال کے عوام کو مخاطب کرتے ہوئے اس خیال کی زبردست تردید کی۔ کہ پاکستان کی موجودہ حکومت فوجی ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ پاکستانی افواج ہمیشہ سیاست سے علیحدہ رہی ہیں۔ صرف اس وجہ سے کہ پاکستانی افواج کے کمانڈر انچیف کو نئی کابینہ میں وزیر دفاع کی حیثیت حاصل ہے۔ موجودہ حکومت کو فوجی حکومت کہنا پاکستانی افواج کی زبردست توہین ہے۔

جنرل مرزا نے پُرزور الفاظ میں کہا۔ کہ موجودہ حکومت ہر لحاظ سے شہری حکومت ہے۔ اور اب صرف پاکستان کے دشمن ہی یہ پروپیگنڈا کرتے رہیں گے۔ کہ پاکستان میں فوجی راج ہے۔

وزیر داخلہ نے کہا ہے۔ کہ ۱۹۴۷ء تک کمانڈر انچیف وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کا ممبر ہوتا تھا۔ برطانیہ میں بھی فیلڈ مارشل الیگزنڈر کابینہ کے رکن اور وزیر دفاع رہے ہیں۔

"اسٹیٹسمین" دہلی کو ایک انٹرویو کے دوران انہوں نے کہا۔ کیا ہم بھروسہ کر سکتے ہیں۔ کہ موجودہ ارکان اسمبلی صوبہ میں ایک بار پھر وہی ابتری نہیں پیدا کر دیں گے۔ جو انہوں نے چھ ماہ پہلے کی تھی جب طاقت ان کے ہاتھوں میں آئی۔"

جنرل مرزا نے کہا۔ آپ اندازہ نہیں لگا سکتے۔ کہ جب میں نے گورنر کا عہدہ سنبھالا۔ تو صوبہ میں کتنی ابتری اور تباہی مچی ہوئی تھی۔

جب ان سے اس "ابتری" کی تفصیل دریافت کی گئی۔ تو انہوں نے بتایا۔ کہ "ان لوگوں نے صوبائی نظم و نسق کو بالکل تباہ کر دیا تھا۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو ان کے اختیارات سے محروم کر دیا گیا تھا۔ اور وہ اپنے اپنے علاقوں میں اپنے فرائض کی بجا آوری کے ناقابل بنا دیئے گئے تھے"

متحدہ محاذ کے اس دعوے کا ذکر کرتے ہوئے کہ عوام انہیں اپنے نمائندہ منتخب کر چکے ہیں۔ اور اب وہ خواہ اچھے ہیں یا بُرے انہیں حکومت چلانے کا موقعہ دیا جانا چاہیئے۔ وزیر داخلہ نے کہا "وہ ایسے منتخب نمائندہ ہیں۔ جو منفی ووٹوں سے منتخب ہوئے"

زبردست پروپیگنڈا کر کے عوام کو مسلم لیگ کے خلاف اس قدر بھڑکا دیا گیا تھا۔ کہ وہ مسلم لیگی امیدواروں کے علاوہ کسی کو بھی ووٹ دینے پر تیار تھے۔ میجر جنرل مرزا ایسے ووٹوں کو کوئی اہمیت نہیں دیتے۔

انہوں نے کہا۔ کہ مرکزی حکومت مسٹر سہروردی کی واپسی کا انتظار کر رہی ہے۔ ہم ان سے بات چیت کرنا اور ان کے خیالات سے واقف ہونا چاہتے ہیں ہم معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ کہ ان کی خواہش کیا ہے"

جب ان کی توجہ لندن میں مسٹر سہروردی کے بیان کی طرف مبذول کرائی گئی۔ جس میں انہوں نے کہا۔ کہ پاکستان کے موجودہ حکمرانوں کے ساتھ اشتراک کا پر غور کرنے سے پہلے انہیں مزید نفسیاتی تربیت حاصل کرنی پڑے گی۔ تو جنرل مرزا نے کہا۔ کہ مسٹر سہروردی کو اتنی تربیت حاصل کرنے میں دس دن سے زیادہ نہیں لگیں گے۔

"وہ اب بھی محسوس کرتے ہیں۔ کہ موجودہ صورت حال میں پورے پاکستان کے لئے وحدانی نظام حکومت ہی بہترین حل ہے۔" لیکن اس تجویز کے خلاف شور و غوغا کا اتنا طوفان اٹھا ہے۔ کہ میں نے اب اس کا ذکر نہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ وہ محض ایک تجویز تھی جو میں نے صائب رائے رکھنے والے لوگوں کے سامنے پیش کی تھی"

انہوں نے خیال ظاہر کیا۔ کہ مغربی پاکستان کو ایک یونٹ بنانے کا منصوبہ قابل عمل ہے۔ اور توقع ظاہر کی۔ کہ وہ جلد ہی عملی صورت اختیار کر لے گا۔ انہیں امید ہے۔ کہ وہ ساری مخالفتوں کو دور کر سکیں گے۔

انہوں نے مشرقی پاکستان کے عوام کی فلاح و بہبود پر توجہ دیئے جانے کی ضرورت کا اظہار کیا۔ اور کہا۔ کہ وہ اچھے لوگ ہیں۔ اور اس سے بھی اہم بات یہ کہ مضبوط پاکستانی ہیں"

برطانیہ کے انقلابی جنگی طیارے

واشنگٹن ۱۷ نومبر۔ امریکہ کے ٹیکنیکل جریدہ ہفت روزہ "ایسوسی ایشن" نے دعویٰ کیا ہے۔ کہ برطانیہ میں دو انقلابی نوعیت کے جنگی طیارے زیر تعمیر ہیں۔ جو راکٹ اور جیٹ سے تیز چلیں گے فی الحال ان طیاروں کی تفصیلات کو راز میں رکھا جا رہا ہے۔

شمالی افریقہ کی گڑبڑ میں مصر کا ہاتھ ہے

پیرس ۱۸ نومبر۔ شمالی افریقہ کے دہشت انگیزوں کو امداد دینے کے خلاف مصر اور عرب لیگ کو ماند ہے فرانس کے حالیہ انتباہ کے بعد فرانس کے سرکاری ذرائع کا کہنا ہے کہ مقامی مصری سفارتخانے کو اس امر کا "دستاویزی ثبوت" پیش کیا گیا ہے۔ کہ دہشت انگیزوں کے زیادہ تر ملبوسات اور کچھ ہتھیار مصر سے آئے ہیں۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ دیا کریں

دسمبر ۱۹۵۴ء میں آپ کی قیمت اخبار ختم ہے

(۲)

162

نمبر	نام	تاریخ
۲۵۵۸۴	ماسٹر مظفر احمد صاحب	۳۱ دسمبر ۱۹۵۴ء
۲۵۶۹۲	چوہدری عزیز اللہ صاحب	۲۲ " "
۲۵۶۹۴	کنور شعیب	۳۱ " "
۲۵۶۹۷	محترمہ آمنہ ممتاز صاحبہ	۸ " "
۲۵۶۹۹	چوہدری احمد علی صاحب	۹ " "
۲۵۷۰۲	میاں عبداللہ صاحب	۲۸ " "
۲۵۷۰۳	چک ۵۰۵ جماعت احمدیہ	۹ " "
۲۵۷۰۴	مہر محمد بوٹا صاحب	۱۷ " "
۲۵۷۱۰	ماسٹر مردان خان صاحب	۳۱ " "
۲۵۷۱۱	عبدالماجد خان صاحب	۱۴ " "
۲۵۷۱۴	عبدالستار صاحب	۳۱ " "
۲۵۷۱۵	مرزا نور احمد صاحب	۳۱ " "
۲۵۷۱۶	منشی محمد نواز صاحب	۵ " "
۲۵۷۱۷	مشتاق احمد صاحب	۳۱ " "
۲۵۷۱۸	کرم بی بی صاحبہ	۶ " "
۲۵۷۲۸	حوالدار کلرک عبدالحمید صاحب	۲۱ " "
۲۵۷۴۸	بابو محمد صدیق صاحب	۲۱ " "
۲۵۷۵۲	مولوی مہر اللہ صاحب	۳۱ " "
۲۵۷۷۵	ناصر احمد خان صاحب	۲۱ " "
۲۵۷۸۶	چوہدری فرزند علی صاحب	۳۱ " "
۲۵۷۸۷	محمد عبدالرحیم صاحب	۳۱ " "
۲۵۷۸۹	سید محمد علی شاہ صاحب	۴ " "
۲۵۷۹۰	میاں محمد صدیق صاحب	۴ " "
۲۵۷۹۳	میجر ایس۔ ایم ہاشم صاحب	۷ " "
۲۵۷۹۶	سید فضل محمد صاحب	۱۴ " "
۲۵۷۹۷	میاں محمد دین صاحب	۸ " "
۲۵۷۹۸	اسلم جنرل سٹور	۱۳ " "
۲۵۸۰۰	چوہدری شوکت امین صاحب	۱۳ " "
۲۵۸۰۸	سید صمصام الدین صاحب	۱۸ " "
۲۵۸۱۰	چوہدری سردار خان صاحب	۲۰ " "
۲۵۸۱۳	کرنل نور دین صاحب	۱۵ " "
۲۵۸۱۴	چوہدری فیض احمد صاحب	۲۱ دسمبر ۱۹۵۴ء
۲۵۸۱۵	حفیظ احمد صاحب	۲۱ " "
۲۵۸۱۸	بشیر احمد صاحب	۲۲ " "
۲۵۸۲۰	پیر سلطان احمد صاحب	۲۳ " "
۲۵۸۲۴	مسٹر غلام مرتضیٰ صاحب	۳۱ " "
۲۵۸۲۵	میاں غلام قادر صاحب	۳۱ " "
۲۵۸۳۰	میاں رکن دین صاحب	۳۱ " "
۲۵۸۳۱	محمد مشتاق صاحب	۱۵ " "
۲۵۸۳۵	چوہدری احمد حسن صاحب	۹ " "
۲۵۸۴۰	شیخ احمد علی صاحب	۱۸ " "
۲۵۸۵۴	ماسٹر عبدالرؤف صاحب	۲۱ " "
۲۵۸۶۳	مرزا بشیر احمد صاحب	۲۸ " "
۲۵۸۲۱	مصلح الدین صاحب	۱۱ " "

حضرت مصلح موعود کا ارشاد

اس وقت تلوار کے جہاد کی بجائے تبلیغ اسلام کا جہاد ہر مومن پر فرض ہے۔ اس لئے آپ اپنے علاقہ کے جن مسلمان اور غیر مسلموں کو تبلیغ کرنا چاہتے ہیں۔ ان کے پتے روانہ فرمائیے پتے خوشخط ہوں۔ ہم ان کو مناسب لٹریچر روانہ کریں گے۔

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

پنڈت نہرو وزارتِ دفاع بھی چھوڑنا چاہتے ہیں

نئی دہلی ۱۸ نومبر۔ ہندوستان کی مرکزی کابینہ میں تبدیلیاں اب یقینی معلوم ہوتی ہیں۔ مسٹر اجیت پرشاد جین کو خوراک وزراعت کی وزارت سپرد کی جائے گی۔ وزارت بحالیات کا کام مغربی پاکستان کے پناہ گزینوں کی بحالی اور وزارت خوراک کا کام خوراک کا مسئلہ حل ہو جانے سے بہت کم رہ گیا ہے۔ اس لئے یہ دونوں وزارتیں کسی ایک شخص کے سپرد کی جا سکتی ہیں۔ مرکزی کابینہ میں ایک اور تبدیلی وزارت دفاع کے سلسلہ میں ہوگی۔ کہا جاتا ہے۔ کہ وزیراعظم اس وزارت سے سبکدوش ہونا چاہتے ہیں۔ اور کسی سرکردہ کانگرسی کو یہ عہدہ سپرد کرنا چاہتے ہیں۔ حال ہی میں مسٹر علی ظہیر وزیر قانون یو۔پی نے دہلی آکر پنڈت نہرو سے ملاقات کی تھی۔ اس موقع پر ان کی ملاقات خاص اہمیت کی حامل نظر آتی ہے۔ اس لئے ان کے بارہ میں بھی قیاس آرائی شروع ہو گئی ہے۔ مسٹر علی ظہیر نے دہلی میں پنڈت نہرو کے علاوہ مولانا آزاد سے بھی ملاقات کی تھی۔ اور کانگرس پارلیمانی پارٹی کے اس اجلاس میں بھی شرکت کی تھی۔ جو پنڈت نہرو کو ان کے جنم دن پر مبارکباد دینے کے لئے منعقد ہوا تھا۔

مارشل ٹیٹو وسط دسمبر میں بھارت آئیں گے

نئی دہلی ۱۸ نومبر۔ مارشل ٹیٹو وسط دسمبر میں حکومت ہند کی دعوت پر دہلی پہنچیں گے۔ وہ بذریعہ بحری جہاز سفر کریں گے۔ اور بمبئی سے اسپیشل ٹرین سے دہلی آئیں گے۔ ان کے ساتھ پچاس اشخاص ہوں گے۔ جن میں وزراء بھی شامل ہیں۔ مارشل ٹیٹو کا بمبئی اور نئی دہلی میں شاندار استقبال کیا جائے گا۔ مارشل ٹیٹو کے دورہ کے آخر میں پنڈت نہرو انڈونیشیا روانہ ہوں گے۔ اور کولمبو طاقتوں کے وزرائے اعظم کی کانفرنس میں حصہ لیں گے۔ مارشل ٹیٹو کے دورہ کے ختم ہونے سے پہلے ہی پنڈت نہرو انڈونیشیا سے واپس آجائیں گے۔

ترکی کے لئے ۸۲ جٹ شکاری طیارے

استنبول ۱۸ نومبر۔ معاہدہ اوقیانوس کے ملکوں کو دی جانے والی امداد کی بنیاد پر کینیڈا ترکی کو ۸۲ جٹ شکاری طیارے دیگا۔ ان میں سے ۲۷ طیارے دیئے جا چکے ہیں۔ انقرہ میں کینیڈا کے سفیر ہربرٹ موران نے بیان کیا ہے۔ کہ باقی ۵۵ طیارے سال رواں کے آخر تک پہنچا دیئے جائیں گے۔

پاکستان کے تجارتی توازن میں کمی

کراچی ۱۸ نومبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ امسال یکم جولائی سے ۳۰ ستمبر کی پہلی سہ ماہی کے دوران میں پاکستان کے تجارتی توازن میں چھ کروڑ ساٹھ لاکھ روپے کی کمی رہی۔ اس سہ ماہی میں پاکستان نے ۲۹ کروڑ بیس لاکھ روپے کی اشیاء درآمد کیں۔ اور اس کے مقابلہ میں ۲۲ کروڑ پچاس لاکھ روپے کی اشیا برآمد کیں۔

فارموسا پر حملہ امریکہ کے خلاف اعلان جنگ تصور ہوگا

واشنگٹن ۱۸ نومبر۔ امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر جان فاسٹر ڈلس نے کہا ہے۔ کہ چینی کمیونسٹ فارموسا کو فتح کرنے کی جس نیت کا اظہار کر رہے ہیں۔ اگر اس کو پورا کرنے کے لئے انہوں نے عمل بھی شروع کر دیا۔ تو اس سے امریکہ کے ساتھ لڑائی چھڑ سکتی ہے۔ ایک پریس کانفرنس میں ان سے ان باتوں کے بارے میں سوالات کئے گئے۔ جن کا اظہار انہوں نے (وزیر خارجہ نے) حال ہی میں اقوام متحدہ کے ظہرانہ پر تقریر کرتے ہوئے کیا تھا۔ مسٹر ڈلس نے کہا۔ کہ چینی ٹاچین جس کے قریب کمیونسٹوں نے قوم پرست چین کا ایک تباہ کن جہاز غرق کر دیا تھا۔ فارموسا کے دفاع میں شامل ہے۔ اگرچہ وہ فارموسا کا حصہ نہیں ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ فارموسا اور بحرالکاہل میں واقع جزائر لیکا ڈورس خاص قانونی حیثیت رکھتے ہیں۔ انہوں نے اس امر کی نشاندہی کرائی۔ کہ جاپان ان علاقوں کے حقوق سے دستبردار ہو چکا ہے۔ جو اسے جنگ سے پہلے حاصل تھے۔ لیکن یہ علاقے کسی دوسرے ملک کو نہیں دیئے گئے ہیں۔ اس لئے وہ ایک ممتاز بین الاقوامی درجہ کے حامل ہیں۔ ان سے کہا گیا۔ کہ وہ فارموسا کے دفاع میں امریکہ کے ساتویں بحری بیڑے کے کردار کا تعین کریں۔ مسٹر ڈلس نے کہا۔ کہ اس علاقہ کے دفاع کا انحصار اس بات پر ہے۔ کہ دشمن فارموسا پر حملہ کرنے کے لئے کیا کرتا ہے۔

مصر کے ساتھ سوڈان کے تعلقات

لندن ۱۸ نومبر۔ وزیراعظم سوڈان مسٹر اسمٰعیل الازہری نے ایک پریس کانفرنس میں بتایا۔ کہ مصر کے ساتھ سوڈان کے تعلقات کی تفصیلات سوڈان کی مجلس دستور ساز کے انتخاب کے بعد ہی طے کی جائیں گی۔ جو غالباً ۱۹۵۶ء کے آغاز میں معرض وجود میں آجائے گی۔ دریں اثناء ان کی عبوری حکومت تمام سرکاری عہدوں پر سوڈانیوں کو فائز کرنے کے کام میں پوری طرح مصروف ہے۔ آپ نے صحافیوں کو یقین دلایا۔ کہ حکومت سوڈان جزیرہ میں روئی کی کاشت کرنے کی سکیم کی پوری طرح حمایت کرے گی۔ کیونکہ ملکی اقتصاد کا اس پر بہت زیادہ انحصار ہے۔

کانپور ۱۸ نومبر۔ گیارہ اشخاص پر مشتمل ایک قافلہ جو لیبیا سے حج بیت اللہ کیلئے سائیکلوں پر گیا تھا وہ واپس بخیریت آ گیا۔

برطانیہ میں ابھی تک ہاتھ سے کاغذ تیار کیا جاتا ہے

لندن ۱۸ نومبر۔ انگلستان کی وہ قابل دید غار ووئی ہول جہاں سے دریائے ایکس نکلتا ہے۔ وہاں ایک ایسی فرم ہے۔ جو کاغذ ہاتھ سے تیار کرنے کا کاروبار کرتی ہے۔ ۱۶۱۰ء میں اس فرم کے پہلے مالکوں نے یہاں ایک چکی سو پونڈ میں خریدی۔ اور اس کی عمارت میں کام شروع کیا۔ یہ عمارت اب تک زیر استعمال ہے۔ ایک وقت تھا۔ جب دریائے ایکس کی وادی ہاتھ کے بنے ہوئے کاغذ کی تجارت کا مرکز تھی۔ لیکن اب صرف وہی پہلی فرم اور اس کی متعلقہ کمپنی باقی رہ گئی ہے۔

سمرسٹ کے علاقے کے اس حسین اور دور افتادہ علاقے سے دنیا بھر میں اعلیٰ قسم کا کاغذ مہیا کیا جاتا ہے۔ جو ڈاک کے ٹکٹوں اور بنک کے نوٹوں کی صورت میں بھی نظر آتا ہے۔ ایسے کاغذ کی پہچان اس واٹر مارک سے ہوتی ہے۔ جو اس کے اندر ہوتا ہے۔ مختلف ممالک کے لئے مختلف نشان ہوتے ہیں۔ جو وہاں کی حکومتیں خود تجویز کر کے اپنا اپنا کاغذ تیار کرواتی ہیں۔

کاغذ کی مختلف اقسام:۔ دی سینٹ کینتھبرلش مل جہاں یہ اعلیٰ قسم کا مختلف النوع کاغذ تیار کیا جاتا ہے۔ اب وسیع کیا جا رہا ہے۔ اور اس میں مروجہ مشینری لگا کر متعدد ممالک کی حکومتوں۔ اداروں۔ وکلاء۔ کاروباری فرموں اور ڈرائنگ کے دفاتر کی ضروریات کو پورا کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ مگر اس بات کا لحاظ رکھا جائے گا۔ کہ کاغذ کا وہ اعلیٰ معیار کسی طور سے بھی مشینری کی وجہ سے کم نہ ہونے پائے۔ جو سالہا سال سے قائم ہے۔

دوسری مل میں ابھی تک موٹی قسم کا ایک کاغذ تیار کیا جا رہا ہے۔ جو کافی مہنگا دستیاب ہوتا ہے۔ وہ کافی مضبوط ہے۔ اور کیمیکل انڈسٹریز میں فلٹروں کے کام آتا ہے۔ یہاں جو کاغذ تیار ہوتا ہے وہ ابھی تک صدیوں پرانے طریق سے تیار اور خشک کیا جاتا ہے۔ اس کاغذ کی مانگ میں ابھی تک کمی تو نہیں ہوئی۔ باوجودیکہ اعلیٰ قسم کا نفیس کاغذ بھی تیار ہونے لگا ہے۔ لیکن اس وادی کے گردونواح میں جو حالات ہیں۔ ان کا اس تجارت پر اثر ضرور ہو رہا ہے (ط ا س)

وزیر ترقیات دورہ پر

لاہور ۱۸ نومبر۔ پنجاب کے وزیر ترقیات رانا عبدالحمید خاں آج لائل پور اور منٹگمری کے سہ روزہ دورے پر روانہ ہو گئے۔ ان شہروں میں وزیر ترقیات ان بجلی کے سٹیشنوں کا معائنہ کریں گے۔ جو اس وقت زیر تعمیر ہیں۔ لائل پور میں محکمہ تعمیرات کے پن بجلی کے شعبے کی طرف سے ۱۲ ــ ۱۲ ہزار کلوواٹ کے چار بجلی پیدا کرنے والے انجن نصب کئے جا رہے ہیں۔ امید ہے کہ یہ انجن آئندہ دسمبر کے شروع میں باقاعدہ طور پر کام شروع کر دیں گے۔ اسی طرح منٹگمری میں ۶ ہزار کلوواٹ کے انجن نصب کئے جا رہے ہیں۔ جو مارچ ۱۹۵۵ء کے آخر تک کام شروع کریں گے۔

حضرت حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ

(بقیہ صفحہ ۴)

اور کہا میں نے خواب میں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کو دیکھا ہے فرماتے تھے کہ عبدالوہاب نے میرا پوتا میرے پاس بھیجا ہے۔ مگر میں نے اسے واپس بھیج دیا ہے۔ چنانچہ پورے ایک سال کے بعد اللہ تعالیٰ نے عاجز کو طاہر عمر عطا کیا۔ میں نے حکیم صاحب کے اس رویا کا ذکر الفضل میں بھی کیا تھا۔ اس کے بعد حضرت اماں جی کو پیشاب میں خون آنا شروع ہوا۔ خواب میں حضرت خلیفہ اولؓ نے انہیں فرمایا۔ کہ اماں جی کو کہربا اور کشتہ بارہ سنگھا دو۔ وفات سے ایک ہفتہ قبل حضرت خلیفہ اول رضؓ خواب میں تشریف لائے۔ اور فرمایا۔ محمد حسین اماں جی کی خبر نہیں لی۔ حکیم صاحب ربوہ جانے کی تیاریاں کر رہے تھے۔ کہ جان آفرین کا بلاوا آگیا۔

حکیم صاحب اس عاجز کے پاس اکثر تشریف لایا کرتے تھے۔ ایک دن کہنے لگے۔ حضرت خلیفہ اول رضؓ نے فرمایا ہے۔ کہ عبدالوہاب کو کہو زور سے کام کرے۔ ایک دن تشریف لائے۔ اور کہا۔ حضرت خلیفہ اول رات نظر آئے۔ کہنے لگے۔ اپنے سارے مجربات عبدالوہاب عمر کو بتلا دو۔ میں نے کہا۔ حضور میں نے تو بتا دیئے ہیں۔ (باقی)

ہفت روزہ جرائد کے لئے درخواستوں کا طریق

لاہور ۱۸ نومبر۔ وزارت صنعت حکومت پاکستان نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ایسے ہفت روزہ جریدوں کی صورت میں جنہیں اخباری کاغذ کے علاوہ کسی دیگر کاغذ پر شائع کرنا مقصود ہو۔ درخواست دہندوں کو چاہیئے۔ کہ وہ پیپر کنٹرول اکانومی آرڈر مجریہ ۱۹۴۵ء کے ضمن ۹ (الف) کے تحت درخواستیں ارسال کرتے وقت حسب ذیل کوائف مہیا کرنے کا اہتمام کریں۔

(۱) متذکرہ مقصد کے لئے مطلوبہ کاغذ کا سائز

(۲) مجوزہ ہفت روزہ کا سائز (۳) تعداد صفحات اور

(۴) اسکی مجوزہ تعداد اشاعت۔

زیادہ اناج اگاؤ کمیٹی ختم کر دی گئی

لاہور ۱۸ نومبر۔ حکومت پنجاب نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ "زیادہ اناج اگاؤ" ہنگامی کمیٹی پنجاب کو فوری طور پر ختم کیا جائے۔ واضح رہے کہ صوبے میں غذائی صورت حال بہتر ہو جانے کی وجہ سے یہ اقدام